عبدالرشید جو زیرحراست ہے وہ حادثہ سے تین سال پہلے 2004 میں صرف تین ماہ دارالعلوم میں زیرتعلیم رہا جسے غیر حاضری کی وجہ سے حادثہ سے تین سال قبل ادارہ سے خارج کر دیا گیا تھا۔ دارالعلوم حقانیہ، پیپلز پارٹی حکومتی اداروں کیساتھ تفتیشات میں ہر طرح سے تعاون کیلئے حسب سابق مستعد ہے تاکہ اصل محرکات اور قاتلوں کا سراغ لگایا جاسکے۔

محترمہ بینظیر بھٹو کا قتل، اصل حقائق اور قاتل بے نقاب کئے جائیں

یہ اہم اداریہ بینظیر بھٹو کے قتل کے فوراً بعد لکھا گیا تھا، اوراس میں حادثہ کے تمام پہلوؤں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا تھا۔ چونکہ دینی مدارس کے خلاف جاری پروپیگنڈہ مہم میں مزید شدت آ گئی ہے۔ اسی لئے اس حادثہ کے تانے بانے آٹھ سال بعد دارالعلوم کی طرف بُنے جا رہے ہیں۔ اوراس کی حقیقت اسی طرح ہے جس طرح عراق میں امریکہ نے کاروائی کے جواز کیلئے ایٹمی ہتھیاروں (weapons of mass destruction) کا پروپیگنڈہ کیا پھر ۹/۱۱ کے ڈرامے کے بعد افغانستان اور پاکستان کے خلاف نہ ختم ہونے والی جنگ کا آغاز کیا۔ امریکی نائب صدر جو بائڈن نے تو کھل کر خیبر پختونخوا میں قائم مدارس کے خلاف اپنی تقریروں میں نفرت اور کاروائیوں کا اعلان کیا ہوا ہے، یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ پھر پاکستان میں دینی مدارس کے خلاف کئی منفی پروپیگنڈے ان دنوں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں چلائے جارہے ہیں۔ یہ اداریہ (جنوری ۲۰۰۸ء) تمام صورتحال اور پس منظر کو سمجھنے کے لئے قارئین کی خدمت میں معمولی حک و اضافہ کرکے دوبارہ پیش خدمت ہے۔ (مدیر)

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور اس کی روح رواں محترمہ بے نظیر بھٹو کو ۲۷ردسمبر کی شام کو لیاقت باغ راولپنڈی کے ایک جلسہ عام کے اختتام کے بعد سڑک کے بیچوں بیچ اور درجنوں سیکورٹی اہل کاروں کی موجودگی میں بڑی بیدردی کے ساتھ قتل کردیا گیا۔ اس افسوسناک حادثہ نے ملک کے گوشے گوشے میں غم و ماتم کی ایک سوگوار فضا قائم کردی۔ بلاشبہ پاکستان پیپلز پارٹی ملک کی ایک بڑی سیاسی جماعت ہے اوراس کی مرکزی لیڈر بےنظیر بھٹو ایک ذہین اور زیرک سیاستدان تھیں۔ انہوں نے عمر بھرپور جدوجہد میں گزاری اور پیپلز پارٹی کو اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت نہ صرف زندہ رکھا بلکہ اسے ایک بڑی فعال اور متحرک جماعت کے طور پر ابھارا (اسکے بانی ذوالفقار علی بھٹو جو ایک بڑی سیاسی قدآور شخصیت اور بےنظیر بھٹو کے والد تھے، ان کو پھانسی دینے کے بعد بھٹو کی ذات ایک طلسماتی شخصیت میں بدل گئی اور پیپلز پارٹی پہلے سے بھی زیادہ مضبوط جماعت بن گئی) اس کے ورکروں اور ہمدردوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ اس کی مرکزی لیڈر کو ملک کے ان مخدوش حالات میں قتل کرانا ایک بہت بڑی گہری بین الاقوامی سازش کا

نتیجہ ہوسکتا ہے۔ اس حادثے کے فوراً بعد حکومت کے پے درپے بدلتے متضاد بیانات اور اقدامات نے شکوک وشبہات سے اُٹی فضا کو اور بھی آلودہ کردیا ہے۔ پوری پاکستانی قوم کو حکومتی اعلانات اور اقدامات پر اطمینان نہیں۔ کیونکہ بدقسمتی سے مشرف حکومت کے ماضی کی تمام پالیسیاں اور ظالمانہ اقدامات نے کہیں بھی نیک نیتی اور عدل وانصاف پر مبنی حقائق کو سامنے آنے نہیں دیا۔ اسی باعث پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت ایک تسلسل کے ساتھ اس قتل کا الزام پاکستان مسلم لیگ (ق) اور بعض اہم حکومتی ذمہ داریوں پر فائز شخصیات پر لگا رہی ہے لیکن حکومت ان الزامات کو سنجیدگی کے ساتھ نہیں لے رہی اور حسب سابق اس کا ملبہ بھی دینی طبقات اور مذہبی انتہا پسندوں کے کھاتے میں ڈالا جارہا ہے۔ دوسرے معنوں میں حکومت ارادی یا غیر ارادی طور پر لبرل اور مذہبی جماعتوں کے درمیان براہ راست ٹکراؤ کی فضاء قائم کرنے میں مصروف عمل ہے اور اس حادثہ کے فوراً بعد خانہ جنگی کے لئے زمین بھی ہموار ہوتی نظر آرہی ہے۔ اس کا ایک بھیانک منظر پوری دنیا ۲۷ردسمبر کے المناک حادثہ کے فوراً بعد خونی واقعات اور قتل عام اور فسادات کی صورت میں دیکھ چکی ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم تھا اس دھرتی پر کہ جلد ہی یہ آگ فوری طور پر بجھ گئی اور اس موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے بھی حالات کی نزاکت اور احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے شرپسندوں سے لاتعلقی کا اعلان کردیا اور پاکستان اور وفاق کے خلاف اس بڑی سازش کو انہوں نے سختی کے ساتھ مسترد کردیا۔ ورنہ سندھ میں لگائی گئی آگ کے نتیجے میں پاکستان ایک بار پھر سانحہ بنگلہ دیش جیسے حادثہ کا شکار ہوسکتا تھا خدانخواستہ ہر گلی اور ہر محلہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکر اور دینی وسیاسی جماعتوں کے پُرامن کارکن اور مدارس اسلامیہ کے لاکھوں طلباء کرام کے درمیان اس سازش کے نتیجہ میں آگ وخون اور خانہ جنگی کی فضاء تیار ہوسکتی تھی۔ لیکن تائید ایزدی کے باعث ہر قسم کی حکومتی اور بین الاقوامی سازشیں ناکام ثابت ہوگئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ سینیٹر مولانا سمیع الحق نے اس تاثر کو زائل کرانے کیلئے کراچی اور سندھ کے ساٹھ ستر علماء اور پارٹی رہنماؤں کا ایک بڑا وفد لیکر مورخہ ۰۳رجنوری کو کراچی سے بے نظیر بھٹو کے گاؤں نوڈیرو لاڑکانہ گئے' مرحومہ کے شوہر جناب آصف علی زرداری اور خاندان کے دیگر افراد سے تعزیت کی اور وہاں موجود میڈیا کے ذریعہ سندھ کے لوگوں کو یکجہتی قائم رکھنے اور علیحدگی پسند عناصر کی سازش کو ناکام بنانے کی اپیل کی اور کہا کہ دینی طبقے ہر نازک گھڑی میں سندھ کے ساتھ ہیں اور ملک کی وحدت وسلامتی اور یکجہتی قائم اور باقی رکھنے کیلئے کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اس موقع پر میڈیا کے سوالات کے جواب میں اس حادثہ کی برطانوی سکاٹ لینڈ یارڈ[1] یا اقوام متحدہ سمیت کسی بھی مغربی ایجنسی سے کرانے کی مخالفت کی اور کہا کہ مغربی

---

(۱) لیکن مذکورہ ادارہ واقوام متحدہ کی رپورٹس میں صراحتاً تو کیا اشارۃً وکنایۃً بھی دارالعلوم حقانیہ کا ذکر نہیں۔

ممالک اپنی تحقیقات سے اس حادثہ کا الزام دینی حلقوں اور جہادی تنظیموں کے سر موڑھیں گے تا کہ دہشتگردی کے نام پر اپنی جاری جنگ کے لئے مزید جواز فراہم کرسکیں اور پیپلز پارٹی کو دین سے وابستہ افراد کے خلاف بھڑکا سکیں۔ مولانا مدظلہ کا اندیشہ صحیح ثابت ہوا اور چند دن بعد امریکی ایجنسی سی آئی اے کے سربراہ نے کسی ثبوت اور تفتیش کے بغیر ہی اسکا الزام مذکورہ قوتوں پر عائد کردیا۔ مولانا مدظلہ کے اس بروقت دورہ پر ملک بھر میں بڑے خوشگوار تاثرات کا اظہار کیا گیا، پھر آپ نے جامعہ اشرفیہ سکھر میں میڈیا کے کثیر مجمع سے خطاب بھی کیا۔

محترمہ بینظیر بھٹو کے قتل کی ضرور تحقیقات ہونی چاہئیں۔ محترمہ کے پسماندگان اور اس کی پارٹی کے نامزد مجرموں کے خلاف نہ کہ تحقیقات سے قبل ہی کسی ایک شخص، مذہبی جماعت یا عسکریت پسند گروپوں کے سر پر اس اندھے قتل کا الزام لگایا جائے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ مذہبی طبقوں کو اقتدار واختیار سے دور ایک سیاسی لیڈر سے کیا خطرات لاحق ہوسکتے تھے؟ پاکستان پیپلز پارٹی ایک سیاسی جماعت ہے اور مدارس کے افراد کو پاکستانی سیاست سے کوئی سروکار و دلچسپی نہیں۔ وہ کیونکر مشرف حکومت اور پاکستان مسلم لیگ (ق) کی ایک مضبوط سیاسی حریف اور چیلنج کو راستے سے ہٹاتے؟ تو یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ مغرب جو پہلے ہی اسلام اور مذہبی جماعتوں سے دو بدو جنگ میں مصروف ہے اس قتل کا الزام دینی طبقات پر کیوں نہ لگائے گا؟ اسمیں تو سراسر فائدہ مغربی قوتوں کو حاصل ہوگا۔ دراصل اس قتل سے پاکستان کی سالمیت اور اس کی وحدت کو کمزور کیا گیا ہے۔ تا کہ پاکستان کے عوام بھی اٹھ کر مذہبی جماعتوں اور مدارس وغیرہ کے خلاف صف بستہ ہوسکیں لیکن الحمدللہ یہ سازش تادم تحریر ناکام ہوگئی ہے۔ ہم اس موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت سے تعزیت کرتے ہیں اور ان سے مزید ہوش مندی و بالغ نظری اور سیاسی شعور کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ مستقبل میں بھی اس سازش کا شکار نہ ہوں گے۔ اس موقع پر ہماری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ ان ہزاروں بے گناہ شہریوں کے نقصان کا فوری طور پر ازالہ کیا جائے' جن کا کروڑوں' اربوں روپوں کا نقصان ان فسادات کے دوران ہوا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ امن و امان قائم کرنے میں حکومت سندھ اور اس کے تمام سیکورٹی فراہم کرنے والے ادارے اس موقع پر ناکام ثابت ہوئے اور تمام متعلقہ ادارے ان جرائم میں برابر کے شریک ہیں۔ ان کے خلاف بھی موثر کاروائی کرنی چاہیے اور بے نظیر بھٹو کے قاتلوں کو سامنے لانا چاہیئے' تب ہی اس حکومت کی غیر جانبداری ثابت ہوگی ورنہ زبان خلق یہی کہے گی۔

ع جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(اداریہ جنوری ۲۰۰۸ء)